نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول

نمبر ۳۹ جلد ۶ | لودیانہ ۲۶ ستمبر ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جمیس اپریل متخلص گل اِزروڑکی

بوئے گل آپ ہیں اور زیب گلستاں ہیں آپ۔
برگ گل شاخ و شجر سبکے نگہباں ہیں آپ۔
دام سے کرنے رہا بلبلِ شیدا اپنی۔
چھوڑ افلاک بنے خلق میں انساں ہیں آپ
لی خبر آکے یہاں ہمسے گنہگاروں کی۔
کیا ہی غفار ہیں ستار ہیں رحمان ہیں آپ
ہو لیا ہوں میں گدا تیرے درِ دولت کا۔
کیا کمی مجکو ہو جب خود میرے سلطان ہیں آپ
ہر ثمر نخل سے عالم میں خبر ہے تمکو۔
خوب پہچانتے اور سبکے قدر دان ہیں آپ
بھول جاوے تو بھلا کسطرح کہئے کوئی۔
عمر بھر کرتے رہے ہمپہ جو احساں ہیں آپ
ہو فدا گل نہ دل و جاں سے بھلا کیوں تجھ پر۔
جب کہ ای میرے مسیحا ہوے قربان ہیں آپ

مستزاد

1 آیا عیسیٰ جو یہاں جب سے ہمارا آیا ... مٹ گیا رنج و الم
زیست کا ہمکو ہوا ہے تو سہارا آیا ... کچھ نہیں ہو کا غم
2 کشتیٔ عمر جو یہاں اپنی بہی جاتی تھی ... لگ گئی گھاٹ سے آ
بحر غم سے ہی ہوا اب تو کنارہ آیا ... اُسکے کرتے ہی کرم
بخت برگشتہ کئے جبکہ فلک نے سیدھے ... ہو گئے کام درست
خود بخود آکے ملا ہمسے وہ پیارا آیا ... جسکے مشتاق تھے ہم
3 چشمہ فیض مسیحا ہے جہاں میں جاری ... ہے رواں آبِ حیات
تشنہ لب کے لئے خود وہ پکارا آیا ... مفت بے دام و درم
ہر شجر باغِ جہاں خشک تھا بے برگ و بر ... بوجہ جور سموم
رحمت اسکی سے ہوا سبز دوبارہ آیا ... بن گیا رشکِ ارم
4 نرگسوں اسکی حضوری میں ملک ہو حیران ... کرتے ہیں حمد و ثنا
ایسا ذی شان ہے وہ زینت آرا آیا ... کر سکے کون رقم
5 کر سکے حضرت عیسیٰ کی بھلا کون صفت ... ایسا با وصف ہے وہ
کیوں نہ منہہ بند ہو گل اُنہیں جمار آیا ... جبکہ عاجز ہو قلم

نور افشاں

ٹرکی اور شائستگی

مرقومہ ذیل مضمون اختصار کے ساتھ پائنیر سے ترجمہ کیا جاتا ہے جو حسب ذیل ہو

برلن کے عہدنامہ پر لارڈ بیکنسفیلڈ کی رای ہے کہ اب ٹرکی اپنے ملکی انتظام اور ملکی حفاظت میں بہ نسبت سابق خوب تر لایق ہو جاویگی یہہ راے انگریزی سلطنت کے بڑے مدبر یعنے وزیر اعظم صاحب بہادر کی ہے اور عجب نہیں کہ صحیح نکلے مگر بادی النظر میں مرقومہ ذیل واردات جو ٹرکی کے ایک بڑے خیرخواہ دوست اور عہدنامہ برلن کے نہایت مداح کی لکھی ہوئی ہے اسکو پورا وزن نہیں دے سکتی +

وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ٹرکی سپاہی نشان مارنا نہیں جانتے اور نشانہ کا جو ایک طریقہ کے کیا جاتا ہے انکے دماغ میں خیال تک بھی نہیں

گذرتا - فواد شیر موجودہ سپہ سالار اعظم ترکی کو اپنی فوج کا یہہ نقص کسیطرح معلوم ہوگیا اور انکو خیال گذرا کہ اس بارہ میں فوج کو تعلیم دینا ضروریات میں سے ہے - آپ نے باقر پاشا کمانیر جنرل اول کے نام حکم بھیجا کہ کسی واقف کار انگریز کے ساتھہ مشورہ کرکے ایک ایسے آدمی کی سفارش کریں جو نشانہ بازی میں علمی کی پوری لیاقت رکھتا ہو - باقر پاشا نے بعد تفتیش ایک مشہور نشانچی ساکن ہامبتھہ کی سفارش کی جو فی الحقیقت اُس فن میں بہت ہوشیار تھا یہہ شخص خبر پاتے ہی از خود فواد شیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیر تک اِس فن میں گفتگو کرتا رہا - سپہ سالار اعظم انکی تقریر سے نہایت محظوظ ہوگئے اور انکی پیش کردہ تدبیر تعلیم سے سمجھ گئے کہ بیشک یہہ شخص اس ہنر میں استاد ہے اور اگر مطلوبہ عہدہ پر سرفراز کیا جاوے توضرور اپنا فرض اپنے افسروں کے اطمینان کے لایق ادا کریگا یہہ سوچ کر فی الفور حقیر پاشا کو حکم دیا کہ سب فوجی افسران متعینہ نواح قسطنطنیہ کے نام باین مضمون حکمنامے بھیجدے کہ سب سے اول وہی اپنے اپنے لشکروں کو اِس نشانچی کی معرفت تعلیم دلاویں اور تعلیم کے متعلق جو ضروریات ہوں اُسکو بہم پہونچاوے جاویں - جو ضروریات تعلیمی اُس نشانچی نے طلب کیں چنداں بڑی نہ تھیں - اول - صرف ایک آلہ تھا جسکا نام اسپنیل رینج ہے - دوم یہہ کہ ہر ایک کمپنی کا ایک ایک لایق اور تیز فہم سارجنٹ منتخب کیا جاوے اور انکی جماعت ایک مقررہ وقت پر اُس سے تعلیم پانے کے لئے حاضر ہوا کرے تاکہ وے سارجنٹ بعد ختم اپنی اپنی کمپنی کو جاکر سکھلاویں - سوم - سلح خانہ کے چند ڈیرے بہم پہونچائے جاویں جنمیں بارود گولی وغیرہ موجود ہیگی - غرض یہہ نشانچی پہلے حسب الحکم اعلی جرنیل باقر پاشا کی خدمت میں حاضر ہوا جرنیل صاحب نے اُس کی تدابیر سنکر نہایت خوشی ظاہر فرمائی اور بڑی مہربانی سے پیش آئے اور فی الفور اپنے عملہ کے افسروں کے نام تاکیدی حکم لکھوادیا کہ ایسے فرمان سپہ سالار اعظم کی پوری پوری تعمیل کیجاوے - اب جو شخص انگریزی لشکر کے قوانین سے آگاہ ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک دفعہ کمانڈر انچیف کا حکم صادر ہو چکا تو پھر کیا مجال ماتحت لشکر میں اسکی تعمیل نہ ہو گویا وہ کام ہو ہی گیا لیکن ترکی سپاہ کا دستور کچھہ اور ہی ہے یہاں ایسے حاکم کا حکم ہو گیا مگر افسروں نے جنکا کام حکم لکھنا اور اسکی تعمیل کرانا تھا کچھہ پرواہ نہ کی بلکہ ہمارے ناظرین اخبار یہہ بات سنکر ہنسینگے کہ جب اُس فرمان کی عدم تعمیل کی تحقیقات ہوئی تو جرنیلوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ منتظر تھے کہ آپ ہی حکم لکھتے اور آپ ہی تعمیل کرتے - غرض جب نشانہ معلم کو سب طرح کی امداد سے مایوسی نظر آئی تو وہ پھر سپہ سالار کی اعلے خدمت میں واپس گیا اور سب سرگذشت من وعن بیان کی سپہ سالار صاحب آج کل کہہ کر خاموش ہوگئے اور آخر معاملہ جوں کا توں ہی رہگیا +

وہی صاحب جو خبر مذکورہ بالا کا مخبر ہے کسی قدر تجربہ حاصل کرنیکے بعد ترکیوں کی نسبت یوں تحریر کرتا ہے کہ ترکی افسر جو عمر رسیدہ ہیں نہایت دوست پرور مگر خود پسند مغرور اور عزت طلب ہیں اور ساتھہ ہی ساتھہ پرلے درجہ کے سست الوجود اور ڈھیٹ - اگر کوئی شخص انکے پیشہ کی نئی اور عمدہ بات انکو سکھلانا چاہئے تو مطلق سیکھنا نہیں چاہتے اور نہ اپنی کارروائی کے کسی نقص کی اصلاح انکو منظور ہے غرض شایستگی کو اپنے نزدیک نے نہیں دیتے اور جب یورپی لوگ انکو ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں تو وہ کہدیتے ہیں کہ جیسا وہ لوگ ہمکو سمجھتے ہیں سمجھنے دو ہمارا کیا نقصان - بلکہ برعکس اسکے وہ اپنی سستی پر نازاں ہیں محنت کرنا کمینہ پن سمجھتے ہیں بیکار بیٹھہ رہنا آہستہ چلنا قہوہ نوشی یا حقہ کشی کے شغل کو اپنی زندگی کا بڑا اور ضروری کام تصور کرتے ہیں +

اُن کے جوان افسر گو بوڑھوں کی طرح عزت طلب نہیں مگر اِس بات کی وہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ ہمارے ملک میں انصاف کی عدالتیں قایم ہوں بلکہ ایسی عدالتوں کے نا ہونے میں خوش ہیں - اسراف بیجا کی جہانتک صورتیں نکلیں نکالنے میں فخر سمجھتے ہیں اور مقروض رہنے کو عزت قرار دیتے ہیں - جو لوگ ملک کے منتظم ہیں وہ کچھہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ملکی دولت بڑھانے کی سبیلیں نکالیں بلکہ جب کوئی یورپین افسر اس معاملہ میں اُن سے گفتگو کرتا ہے تو وہ قہقہہ مارکر ہنس دیتے ہیں - حضرت سلطان نے جو برلن کے عہد نامہ میں اقرار کرلیا ہے کہ ملکی انتظام میں اصلاح اور ملکی بہبودی اور بھلائی میں کوشش کیجاوے گی تو وہ لوگ اِس فقرہ کے سننے سے یہہ سمجھکر خایف ہیں کہ انگریز لوگ رفتہ رفتہ ملک میں اسقدر دست اندازی کرینگے کہ ہمارے لئے یہاں رہنا محال ہو جائیگا حالانکہ انہیں دنوں بوڑھے افسروں کو معزول کرکے کئی ایک عہدے اُنہیں میں کے جوانوں کو دیئے گئے ہیں تاہم انکے دلوں سے یہہ خوف زائل نہیں ہوتا کہ کسی دنکو انگریز لوگ ضرور اپنے نوجوانوں کو انہیں عہدوں پر بھرتی کرینگے اسیواسطے وہ لوگ انگریزوں پر شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور انکا ترکی میں اگر ملکی انتظام میں دست انداز ہونا چوری یا قزاقی سے کم نہیں سمجھتے - پس جب یہہ حال ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ روم میں خواہ وہ فرنگستانی یا ایشیائی بھی کیوں نہو شایستگی اور تہذیب کا از خود پھیلنا ممکن یا آسان ہے اور اسیوجہ سے لارڈ بیکنسفیلڈ کے خیال کو لوگ مشتبہ تصور کرتے ہیں +

بقیہ توریت و انجیل کی پیشینگوئیونکی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

جس سے مراد یہی ہے کہ اگرچہ انسان گناہ اور موت اور دوزخ کی بلا میں گرفتار ہونے سے ابلیس اور شیطانوں کا قیدی ہو گیا ہے تو بھی مسیح بیشمار گنہگاروں کو ان دشمنوں کے پنجہ سے چھڑا کر اور پوری سلامتی کے ساتھ خدا کی حضوری میں پہنچانے سے ان زورآوروں کے ساتھ لوٹ بانٹ لیگا +

مسیح کی بابت کتب موسویہ اور چھوٹیم اور کتاب اشعیا کی پیشینگوئیونکا بیان اتنا مفصل کر کے توریت کی اکثر دلکش پیشینگوئیوں سے درگذر کرنا ضرور ہوگا۔ اسلئے جن جن نبیوں کی نہایت بھاری پیشینگوئیاں باقی رہ گئی ہیں ان میں سے چند کا ذکر بطور مثال بیان کر کے ہم توریت سے اپنی دلیلیں ختم کرینگے۔ کتاب یرمیا کے باب ۲۳ کی آیت ۵ میں یوں لکھا ہے کہ (دیکھو وہ دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا۔ اسکے دنوں میں یہوداہ نجات پائیگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند ہماری صداقت) یہہ عمدہ پیشینگوئی ان پانچ باتوں کو بتلاتی ہے پہلے مسیح کی الوہیت۔ دوسرے اسکا مجسم ہونا۔ تیسرے وہ آپ اپنے لوگوں کی صداقت کی خاطر ہے۔ چوتھے اسکی صداقت سے وے لوگ نجات پاتے ہیں۔ پانچویں وہ تمام دنیا پر غالب آویگا۔ پہلے یہہ جملہ کہ (اسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند ہماری صداقت) مسیح کی الوہیت کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ لفظ جو ترجمہ ہو کر خداوند لکھا گیا ہے سو اصل عبرانی زبان میں اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے یہہ جملہ کہ (داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا) مسیح کے مجسم ہونے پر صاف گواہی دیتا کیونکہ خدا نے داؤد پر مہربان ہو کر وعدہ کیا تھا کہ اسکی نسل میں مسیح ظاہر ہوگا۔ پس داؤد کی وفات کے کئی سو برس پیچھے یرمیاہ نبی اس پیشینگوئی میں خدا کے وعدہ کو تازہ کر کے کہتا ہے کہ دیکھو وہ دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا یعنے ایک بادشاہ پیدا کرونگا۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ صرف مسیح کے مجسم ہونے سے نسبت رکھ سکتے ہیں۔ تیسرے یہہ الفاظ کہ (خداوند ہماری صداقت) مسیحی ناظرین کو مسیحی مذہب کا بڑا مسئلہ بتلاتے ہیں۔ چنانچہ خدا کا بیٹا آپ شریعت کا فرمانبردار ہو کر گناہ کے لئے جو عزت بخش کفارہ لازم تھا اسکو ادا کر کے پوری صداقت کے ساتھ خدا کی عدالت کو کامل کر چکا ہے۔ پس آدم کی اولاد صرف اسی کی صداقت کے وسیلہ خدا کی رحمت حاصل کر کے بہشت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔ اس سبب سے مسیحی بندے اپنی خاص نیکی پر بھروسا نہ کر کے دل اور جان سے مسیح پر ایمان لانے سے گناہوں کی معافی اور خدا کی مہربانی و ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ پس اگر ہم بطور استعارہ کے کہیں تو یہہ کہہ سکتے کہ وے مسیح کی صداقت سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ اس بات کے موافق روح القدس یرمیاہ نبی کے وسیلہ مسیح کے حق میں یہہ لایق خطاب ٹھہراتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری صداقت ہے۔ چوتھے یہہ جملہ کہ (اسکے دنوں میں یہوداہ نجات پائیگا اور اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا) بتلاتا کہ مسیح اپنی صداقت سے شریعت کو عزت بخش کفارہ پہنچا کر ہر ایک شخص کو جو دل اور جان سے اسپر ایمان لائیگا راستباز ٹھہرا کر نجات اور سلامتی بخشیگا۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ (جو کوئی اسپر ایمان لاویگا ہلاک نہ ہوگا بلکہ حیات ابدی پاویگا)۔ پانچویں یہہ جملہ کہ (ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا) خوب ثابت کرتا کہ اللہ تعالیٰ مسیح کی روحانی سلطنت کے سارے مخالفوں پر غالب کر کے اسکی حقیقت اور بادشاہت کو دنیا کی حدوں تک پھیلاویگا +

نبیوں کی کتابوں کی دوسری پیشینگوئی جو ہم یہاں لکھتے ہیں سو نہایت لحاظ کرنے کے لایق ہے کیونکہ اگرچہ وہ اگلی پیشینگوئیوں کی ساری حقیقتوں کے بالکل متفق ہے تو بھی اُنسے اسمیں ایک خاص بات زیادہ ہے کہ مسیح کے صلیب پر کھینچے جانیکا مقرر وقت بتلاتی ہے چنانچہ کتاب دانیال کے باب ۹ کی آیت ۲۴ میں یوں مذکور ہے کہ (ستر ہفتے تیرے لوگوں پر اور تیرے شہر مقدس پر شرارت بند کرنے کو اور خطاؤں پر ختم کرنے کو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی پہنچانیکو اور رویت اور انبیا کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا مسیح کرنے کو معین کئے گئے ہیں۔ باقی آئندہ

+ اگر یہہ حقیقت انجیل کی دوسری تعلیم کے موافق دکھائی جاوے تو اسکا بیان یوں ہوگا کہ جبکہ کوئی گنہگار اپنی خاص نیکی سے بالکل ناامید ہو کر توبہ کرتا اور دل و جان سے مسیح کی نیکی پر ایمان لاتا ہے تو خدا اسکے ایمان کو اسکے واسطے نیکی گنتا ہے۔ اسکی مراد یہہ ہے کہ خدا مسیح کی نیکی کے سبب سے ایسے ایماندار کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ (رومیوں کا باب ۴ تمام) +

+ یعنے مسیح کیونکہ لفظ مسیح سے مراد یہی ہے یعنے مسیح کیا گیا۔

منقولات

بقیہ مضمون عہدنامہ برلن

شرط ۔ ۵۴ ۔ جو کام اُن نقصانات اور مزاحمات کے دور کرنے کے لئے کیا جاویگا جو بوجہ آہنی پھاٹک کے ہیں اور جن کاموں سے جہاز نہ جا سکے یہہ کام اسٹر وہنگری کے سپرد ہوا ہے اور وہ ریاستیں جنکے تعلق ہنگت ریخت و مرمت اُس دریا کی ہے وہ بہر صورت مدد کرینگے تاکہ یہہ کام پورے ہوں اور جو ہدایتیں شرط ششم عہدنامہ لنڈن ۱۳ مارچ ۱۸۷۱ء میں ہیں جنکا تعلق دربارہ مجاز عاریت ٹکس جاری کرنے کے اور ان کاموں کے پورا کرنے کے ہے اُنکا مجاز و اختیار اسٹر وہنگری کو ہے ✢

شرط ۔ ۵۵ ۔ گورنمنٹ ٹرکی اس امر کا وعدہ کرتی ہے کہ کامل طور سے جزیرہ کریٹ میں وہاں کے قانون ۱۸۶۸ء کا برتاؤ کرینگے اور بعد مناسب ترمیم ایکٹ مذکور کے جو ضروری سمجھی جاوے گی ویسے ہی مناسب قانون جنکی جا بجا حاجت ہے اور دیگر حصہ ٹرکی واقع یورپ میں قرین مصلحت ہیں عمل میں آوینگے جنکے لئے کوئی خاص بندوبست اس عہدنامہ میں نہیں ہوا گورنمنٹ ٹرکی ایک خاص کمیشن مقرر کرے گی اُسمیں اُس مقام کے لوگ زیادہ ہونگے جہاں کے لئے قانون بنایا جاویگا اور ہر جگہہ کے مختص قانون وضع ہونگے ۔ جو قانون بعد اس کد و کاوش کے بنایا جاویگا وہ واسطے منظوری گورنمنٹ ٹرکی کے بھیجا جاوے گا اور گورنمنٹ ٹرکی قبل از عمل میں لانے ان قانون کے یوروپین کمیشن سے جو شرقی رومیلیا کے انتظام کے لئے ہے اُسکی رائے لی گئی ✢

شرط ۔ ۵۶ ۔ اگر وہ اقرارنامہ جسکا تعلق سرحد سے ہے اور ضمنی عہدنامہ نمبر ۱۳ جو گورنمنٹ ٹرکی اور سلطنت یونان سے ہوا ہے وہ پورا نہو گا تو شاہان یورپ گورنمنٹ عثمانیہ اور یونان کو مدد دینگے ✢

شرط ۔ ۵۷ ۔ گورنمنٹ ٹرکی نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ خاص مذہبی آزادی قایم رکھیں گے اور اُس آزادی کو وسعت دینگے شاہان عظیم الشان نے جو باہمی اقرار کر رہے ہیں انہوں نے اس وعدہ پر خیال رجوع کیا ہے کہ ٹرکی نے خود ہی اقرار کیا ہے کہ ہر ایک حصہ عثمانیہ سلطنت میں مذہبی تفاوت کی کوئی وجہ نہ قرار دیجاویگی جس سے کوئی معذور رکھا جاوے یا ناقابل ہو اور سول اور پولیٹیکل استحقاق اُسکو نہ ملیں یا سرکاری ملازمی اور افسری اور اعزاز سے محروم رہے اور جملہ پیشہ و حرفت سے باز رکھا جاوے ہر مقام میں بلا تفریق مذہب و ملت و قومیت کے ہر ایک عدالت میں شہادت کے لئے ہر شخص حاضر ہو سکے گا اور علانیہ سب لوگ اپنے مذہبی مراسم ادا کرینگے اور کامل آزادی رہیگی اور کوئی رخنہ اندازی ملتوں کے قایم ہونے یا مختلف مذاہب کے لوگوں میں یا اُن کے تعلقات قایم رہنے میں اُنکے رہنماؤں سے نہو گی مذہبی رہنما حاجی اور زائر کل ملکوں کے اور قوموں کے جو یورپ اور ایشیا اور ٹرکی میں آوینگے اُن کے ساتھ رعایت اور استحقاق کے برتاؤ مساوی ہوں گے سرکاری محافظت کا مجاز سفیروں اور کانسلوں کے ایجنٹوں کو جو شاہوں کی طرف سے ہیں دربارہ اشخاص مذکورہ بالا کے دیا گیا ہے اُن کے معبدوں اور خیرات خانوں وغیرہ میں بھی محافظت کا اختیار دیا گیا ہے اور اُن لوگوں کی محافظت سپرد ہے جو بیت المقدس وغیرہ میں رہتے ہیں جو اختیارات فرانس کو دئے گئے ہیں اُنکی خاص حفاظت کی گئی کیونکہ یہہ بات بخوبی سمجھی گئی ہے کہ دربارہ مقامات متبرک کے خاموشی برتی جاوے گی اُنپر کسی طرح کا اثر نہیں پڑیگا جو معابد کہ کوہ اتھوس میں ہیں خواہ وہ کسی قوم اور فرقہ اور طریقہ کے ہوں اپنے مقبوضات پر قابض رہینگے اور جو رعایتیں قدیم سے اُن کے ساتھ تھیں بجائے خود قایم رہینگی اُنکو بلا استثنائے کسی امر کے اختیارات اور مجاز حاصل رہینگے ✢

شرط ۔ ۵۸ ۔ مشرقی رومیلیا کی سرحد شمالی اور شمالی مشرقی جانب بلگیریا سے بحر اسود سے سرحد دریائے متصل وگ ٹنگ ہے قریب اسکے مواضع ہذا کوئی ۔ سلام کوئی ۔ ایڈوسک ۔ کلیپ ۔ سدز ولک ۔ وہاں سے میدان ولی لنگک کاٹتے ہوا ہے جنوبی جانب یہہ سرحد بلیبی اور کم ملک سے گذری ہے اور شمالی جانب بذری ہیمل کے ہے بعد گزرنے دریائے ولی لنگک کے ڈھائی کلومیٹر منسگوا سے بڑھ کر یہہ سرحد قطعہ کوہ پر گزرے اور وہ ایک ایسے مقام پر ہے جو درمیان نگمن تک اور ایڈوز برٹزا کے واقع ہے اور کرناباد بلکن اور یسر نگا بلکن اور کزن بلکن ہوتے ہوئے شمالی کولن کو گئی ہے اور وے نیر کا وتک چلی گئی ہے وہاں سے برابر سلسلہ کوہ رہانڈ بلکن کو گئی ہے اور برابر قلعہ کوہ روسیکا تک چلی گئی ہے اس مقام سے مغربی سرحد رومیلیا کی قلعہ کوہ بلکن سے نیچے اُتری ہے اور جنوبی جانب مواضعات پر نوب اور دو ونسی سے گئی ہے ان میں سے ایک موضع مشرقی رومیلیا کے پاس رہا اور دوسرا بلگیریا کو ملا ہے اور یہہ سرحد توزولو دیر دریا تک اسی طرح چلی گئی ہے اور دریا کے کنارہ کنارہ اُس مقام تک چلی گئی جہاں پر کہ یہہ



دریا پولینکا میں ملاہی پھر اُس دریا کے برابر گئی ہی اور منقطع دریائے سمو دسکو در میں ملی ہی جو کہ قریب موضع تری لیوذین کے ہی اور مشرقی رومیلیا کو چھوڑ دیا ہی ایک دورہ دو کلو متر پر جہاں دریا ملاہی پھر آگے بڑھی اور درمیان سمو دسکو در اور دریائے کینیکا سے گزری اور کنارہ کنارہ دریا ہوتی ہوئی گئی اور جنوبی مغربی جانب ونجگ پر گھومی ہی اور وہاں سے سیدھی اُس مقام تک گئی ہی جہاں آشٹریا کے نقشہ میں ۸۷۵ نمبر ہی +

یہاں سے سرحد خاص سیدھی راہ اوپر دریائے اچمان دیرہ کے ہوتی ہوئی گئی ہی اور درمیان بوگدنیا اور کرولا کے گذری ہی اور اُس مقام پر آکر ملی ہی جہاں سے دریا اسکرا اور مرٹزا درمیان کمرلی اور حدجی لار کے جدا ہوئے ہیں بس اسطرح پہاڑ دلنیا اور سوگیلا تک چلی گئی ہی اور وہاں سے سنما تک اور نجگ جنوبیہ سے جاکر شریک ہو گئی اور یہاں پر سوری تاس اور قزل اشپ میں گذری یہاں سے جنوبی مشرقی جانب گئی ہی اور جنوبی جانب قلہائے کوہ ڈسپٹو داغ کرشنو کے پہاڑوں کی طرف گذری یہہ وہ مقام ہی جہاں سے سرحد عہد نامہ سن شٹیفنو کی شروع ہوئی تھی یعنے سلسلہ کوہ کار لکلیکن اور کوہ باغی داغ اور تیجک اور ٹش پلبلو اور کارا کولاس اور اشکار کے پہاڑ یہاں سے سیدھے جنوبی مشرقی جانب دریائے ارادا کو گئی ہی اور کنارہ دریائے ہوتی تھلوک تک پہونچی اور اُس مقام کے قریب جہاں موضع اداکالی ہی گذری یہ موضع اداکالی ٹرکی کے حصہ میں ہی اس مقام سے سرحد جنوبی پہاڑوں لستیپ داغ کو گئی ہی ان پہاڑوں پر ہوتی ہوئی مرٹزا کو گئی جہاں پر سے سرحد اوتری ہی وہ پانچ کلو متر مل مصطفے پاشا سے ہونگے بعد شمالی جانب

درمیان ڈمرہنلی اور چھوٹی شاخون مرٹزا کے مقام خو ویلر بزنک کو گئی ہی یہاں سے مشرقی جانب سکر بزنک کو گئی ہی اور پھر میدان تند جا طی کر کے بکیدر نید کو گئی ہی جو اُس نے شمالی جانب چھوڑا ہی پھر بکیدر نید سے یہہ سرحد گھومی ہی شاخ دریائے تند جا کو شمالی جانب اور مرٹزا کو جنوبی جانب چھوڑ کر کیبی لار تک گئی ہی جو کہ قبضہ مشرقی رومیلیا میں رہا اور جنوبی جانب الالی کے درمیان مرٹزا کے گزری ہی جو جنوبی جانب ہی اور مختلف جھیلیں بحر اسود کے درمیان مواضعات بلبورن اور اٹلی کے ہیں پھر اسکے بعد شمالی جانب کرزنک اور دوسنا کے گئی ہی اور زودک پہاڑوں پر پہونچی ہی پھر آکر بحر اسود میں ان دونوں دریاؤں کے درمیان جنکا ذکر ہوا ہی مل گئی ہی +

شرط-۵۹- گورنمنٹ ٹرکی گورنمنٹ روس کو اپنے کوجنگ میں اردہان قرض اور بندر باطوم دیتی ہی مع اُن اضلاع کے جو درمیان قدیم سرحد روس کے ہیں جنکا ذیل میں ذکر ہی یعنے جدید سرحد جو بحر اسود سے شروع ہوئی اُس سرحد کے مطابق ہی جو عہد نامہ سین اشٹیفنو میں تھی اور شمالی جانب خورد اور جنوبی جانب ارنون کے گئی ہی اور براہ راست دریائے چورک کو گئی اور اس سے اوتر کر مشرقی جانب اش چپن سے گذری اور جنوبی جانب سیدھی چلی گئی اور روسی سرحد سے بغلگیر ہوئی جسکا ذکر عہد نامہ سین اشٹیفنو میں تھا یہہ جنوبی جانب زیغان کے ہی اس سے شہر اولٹی روس کو ملاہی اس مقام سے جو زیغان کے مشرقی جانب سرحد گھومی ہی اور تیز منیک ہو کر گذری ہی جو روس کو ملا ہی اور وہاں سے آگے ینگ جی کو پھر اُس دریا کے کنارہ کنارہ بردوس تک گئی ہی پھر جنوبی جانب گھومی ہی بردوس اور ینی

کوئی روس کو ملاہی ایک مقام سے جو مغربی جانب موضع کرادگن ہی سرحد طرف مجگرڈ کو گئی ہی اور براہ راست قلعہ کوہ کاسا داغ سے گذری ہی اور کنارہ شاخوں ارکس کے شمالی جانب اور کنارہ شاخ مراد سو کے جنوبی جانب پہونچی ہی جہاں پر پرانی سرحد روس کی ہی +

شرط- ۶۰- خسرو عالیجناب شہنشاہ روس نے ظاہر کیا کہ انکا ارادہ ہی کہ خاص بغرض تجارت کے بندرگاہ باطوم کو آزاد کرینگے +

شرط- ۶۱- میدان الشگرد اور قصبہ بایزید بموجب شرط ۱۹- عہدنامہ سین اشٹیفنو کے روس کو دیا گیا تھا وہ ٹرکی کو واپس دیا گورنمنٹ ٹرکی ایران کو قصبہ اور اضلاع خور دیتی ہی جیسا کہ انگلستان اور روس کی کمیشن نے قرار دیا اور مجوزہ حد درمیان ٹرکی اور ایران کے قرار دی گئی ہی +

شرط- ۶۲- گورنمنٹ ٹرکی وعدہ کرتی ہی کہ بلا تاخیر ہم عمدہ انتظام کرینگے اور بموجب حاجت ہر ایک کے اُن صوبوں میں جہاں ارمینیہ کے لوگ رہتے ہیں جملہ برائیوں کو دور کرینگے اور اپنے ذمہ حفاظت ان مقامات کی سرکشیاں اور کردوں سے لیتے ہیں اور سالانہ جو کارروائی بغرض اسکے کرینگی اسکی اطلاع شاہان عظیم کو دیگئی جو برابر نگرانی کرینگے کہ یہہ سب باتیں پوری ہوتی ہیں +

شرط- ۶۳- عہدنامہ پیرس مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء اور عہدنامہ لنڈن ۱۳ مارچ ۱۸۷۱ء انکا پورا اثر باقی رہا دربارہ اُن دفعات کے جنمیں اُن شرطوں سے کمی یا ترمیم نہیں لازم آئی +

شرط- ۶۴- اِس عہدنامہ حال کی منظوری ہوگی اور بعد منظوری کے تین ہفتہ میں یا جسقدر جلد

ممکن ہو تبادلہ ہو جاوے گا بطور شاہدوں کے سفیران مفصلہ ذیل نے اپنے العبد کئے اور اپنی مہریں اور سکہ اُس پر ثبت کئے۔ فقط

مقام برلن مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء

دستخط۔ ون بسمارک۔ دستخط ون بلو۔
دستخط۔ ہوہنلہو۔ دستخط۔ اینڈریسی
دستخط۔ کراشلی۔ دستخط۔ ہمیرلی۔
دستخط۔ ویڈنگٹن۔ دستخط۔ سینٹ ولیر
دستخط۔ ڈسپرز۔ دستخط۔ بیکنس فیلڈ۔
دستخط۔ سالسبری۔ دستخط۔ اوڈرسل
دستخط۔ کورٹی۔ دستخط۔ لانی۔
دستخط۔ گارچکاف۔ دستخط۔ شوبلاف۔
دستخط۔ ڈی اوبرن۔ دستخط۔ کاراتھوڈوری
دستخط۔ محمد علی۔ دستخط۔ سعداللہ۔

تصدیق کی گئی کہ موافق اصل کے ہے*
دستخط۔ رووڈوٹس (موئی)

مراسلات

بقیہ خدا کی وحدانیت کی تثلیث

اول ہمکو اُمید نہیں کرنی چاہئے کہ خدا کی ساری صفات ساری عجائبات خدا کے ذات اور افعال کی نسبت ہمکو حاصل ہو خدا تو بیحد ہے اُسکی ذات ہی بیحد ہے اِس لئے اُس کی صفات ہیں بیحد و بیشمار ہیں تب کیونکر ہم اُمید کر سکتے ہیں کہ بیشمار صفات کا تذکرہ پاویں صرف وے صفتیں ہمپر ظاہر کی گئی ہیں جنسے ہمارا خاص تعلق ہے اور جنپر ہماری بہتری موقوف ہے ہمکو چاہئے کہ اُنکو نظر غور سے ملاحظہ کریں مخفی باتیں ہماری خدا کے نزدیک ہیں لیکن مکشوف ہماری اور ہماری اولاد کے لئے ہمیشہ تک استثنا کے ۲۹ باب کی ۲۵ اسواسطے بائبل کی مطالعہ میں ہم بہت سی باتیں خدا کی ذات اور صفات کی بابت دیکھتے ہیں جو ہماری فہم میں آجاتی ہیں اور بہت سی باتوں کا صرف ذکر ہے اور تفسیر نہیں ہے جنکو ہم پوری طرح نہیں سمجھتے اسواسطے مناسب نہیں کہ ہم ٹھوکر کھاویں بائبل کے بھید ونسے اور اُن باتونکے قبول کرنے سے جنکو ہم پوری طرح سمجھتے ہیں*

دوسرا جو کہ خدا کی بابت بائبل میں مذکور ہوا وہ یکلخت الہام نہیں ہوا بلکہ رفتہ رفتہ ظاہر ہوا جیسا موقع آیا اور انسان کی حاجت کے لئے خدانے مناسب جانا یہہ ایک بائبل کے الہام کی خاص خاصیت ہے مثلاً دنیا میں گناہ کے داخل ہونے کے وقت نجات دہندہ کی آمد کی بشارت دی گئی تھی لیکن خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ چار ہزار برس تک وہ نہ آیا اس عرصہ میں خدانے انسان کو نجات دہندہ سے ناواقف نہیں رکھا بلکہ روز بروز نبوت اور کفارہ کے وسیلہ سے اُسکی خبر اور پہچان لوگوں میں زیادہ ہوئی گئی اسیطرح خدا کی ذات کا الہام بھی آہستہ آہستہ انسان پر ظاہر ہوا کہ خدا ایک اور صرف ایک ہی سچا اور زندہ خدا ہے ہم شروع توراۃ میں پڑھتے ہیں اور عہد عتیق اور عہد جدید کی ساری کتابوں میں دیکھتے ہیں لیکن اِس آلہی وحدانیت میں تثلیث کے تین اقنوم میں ہم پوری روشنی کے ساتھ ہم بائبل کی آخری کتاب یعنے عہد جدید میں جسمیں مسیح کی آمد کی بابت بیان ہے پاتے ہیں تثلیث کا علم اسکے پیشتر ضرور نہیں تھا کیونکہ مسیح کی انجیل اُسوقت تک قائم نہیں ہوئی تھی خدا کے لوگ اُسکے نزدیک کفارہ کے ذریعہ سے پوچھتے تھے جو کہ آنے والے نجات دہندہ کی بابت اشارہ کرتی تھی لیکن اُن سے اُسکی خاصیت کی نسبت کچھ ظاہر نہیں ہوتا تھا عہد عتیق میں بھی جا بجا نشان اور اشارے تثلیث کی بابت پائے جاتے ہیں جنکا بیان میں آئندہ کرونگا اِن نشانوں اور اشاروں سے صاف معلوم دیتا ہے کہ عہد جدید میں خدا کی ذات کی نئی تعلیم نہیں ہے بلکہ وہی پرانی تعلیم جو عہد عتیق میں ملتی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ عہد جدید میں زیادہ روشنی سے منور ہے تاکہ ہم خدا کا بندوبست نجات کے معاملہ میں بخوبی سمجھیں بائبل کی تعلیم اِس مسئلہ پر عین سورج کی مانند ہے جو پو پھٹنے کے وقت دھیمی روشنی کے ساتھ چمکتا ہے لیکن رفتہ رفتہ دوپہر کی تیزی کے ساتھ جلوہ گر ہوا کرتا ہے اسواسطے کہ خدا کی ذات واحد ہے اور اُس وحدانیت میں تثلیث ہے یہہ دونوں خصوصیت اُسکی ذات کے عہد عتیق اور عہد جدید میں آشکارا ہے لیکن یکساں روشنی کے ساتھ نہیں عہد عتیق میں خدا کی وحدانیت کا ظہور زیادہ ہے ساتھ تثلیث کے چمکارہ کے اور عہد جدید میں تثلیث پوری روشنی سے چمکتی ہے ساتھ وحدانیت کے یہہ تدریج مکاشفات مطابق ہماری حاجت کے آلہی دانائی اور بندوبست کا نتیجہ ہے مسئلہ تثلیث میری نظر میں نہایت بیش قیمت اور پاک ہے میں اُسکا تذکرہ ہنسی اور ٹھٹھے کرنے والوں کے سامنے کبھی نکرونگا قدیم زمانہ میں یونان روم اور ہندوؤں کے درمیان مذہب کے بھیدوں کو عوام پر ظاہر نہیں کرتے تھے بلکہ صرف اُنہیں لوگوں پر جو بہت دن تک اُس مذہب کی تعلیم پائے ہوئے تھے اور اُسکی عزت اور ادب کرتے تھے۔

باقی آئندہ

اخبارات ملکی وولایتی

کابل نواب غلام حسین خان ۱۰ تاریخ کابل میں پہنچ گئے۔ راستہ اور کابل میں اُن کی تواضع وتکریم بخوبی کی گئی تھی بتاریخ ۱۲ گورنر جنرل کا مراسلہ امیر صاحب کو دیا گیا اور امیر نے میرآخور کو جواب دیکر بھیجا ہے۔ بمقام علی مسجد میر آخور صاحب کا انتظار ہے۔ کابل مشن کے ممبران پشاور میں جواب کے منتظر بیٹھے ہیں +

برما میں پانی کی پکار ہے۔ مینیالوگ پرومِ تھیٹمیو میں بارش کی نہایت ضرورت ہے اور زراعت بھی بہت بُری حالت میں ہے۔ رنگون اور اکیاب میں خاطر خواہ بارش ہوئی +

مسٹر جسٹس مارکبی جج ہائی کورٹ کلکتہ ملازمت سے علیحدہ ہو کر ولایت تشریف لے جاتے ہیں +

مدرسہ کالج کلکتہ میں مسٹر گو بجائے ڈاکٹر بلوکمین مرحوم کے مقرر ہوئے ہیں +

میرٹھ گذرے ہفتہ علاقہ میرٹھ میں کثرت سے بارش ہوئی۔ دریائے جمنا طغیانی پر تھا +

مدحت پاشاہ کو جزیرہ کریٹ میں رہنے کی اجازت ملگئی ہے +

الور سے قحط زدہ لوگ ریواڑی میں آگئے ہیں +

جزیرہ سائیپرس سے ایک خبر تاربرقی مورخہ ۲ ماحال بمبئی میں آئی ہے اُس میں بیان کیا گیا ہے کہ اس تاریخ کو تمام ہندوستانی فوج کا کنٹنجنٹ باستثنائے انجنیروں اور پلٹن سیپرز و مائینرز کے وہاں سے ہندوستان کو جہاز پر روانہ ہو چکا تھا +

اخبار دبدبہ قیصری لکھتے ہیں مدراس میں پھر جوتے کی بابت گفتگو شروع ہوئی وہ یہ ہے کہ مسٹر جسٹس فوربس صاحب ہائی کورٹ میں اجلاس کر رہے تھے کہ ایک برہمن آیا وہ لارڈ موصوف کے روبرو جوتہ پہنے بیٹھ گیا مسٹر ونگ صاحب منتظم عدالت نے اُس شخص سے کہا کہ جوتا اوتار اُس نے انکار کیا اسپر اُنہوں نے صاحب موصوف کے روبرو رپورٹ پیش کی اُنہوں نے اُس پر دو روپیہ جرمانہ کیا +

عہدنامہ برلن کے دوسو چالیس پرچے چھپے تھے ازانجملہ یات نہایت عمدگی سے چمڑے پر طبع ہوئے تھے ہر سفیر کو ایک ایک چرمی عہدنامہ اور کئی کئی پرچے کاغذی عہدنامہ کے دیئے گئے تھے +

اخبارات تاربرقی

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر۔ مدحت پاشا کو اختیار دیا گیا ہے کہ جزیرہ کریٹ میں سکونت اختیار کریں +

درمیان اہل آسٹریا و باغیان کے سخت لڑائی ہوئی ہے باغیان مذکور مستحکم خندقوں میں مقیم ہیں۔ آسٹریا والوں کا نقصان ۴۹۵ آدمی کا ہوا اہل آسٹریا عنقریب باغیوں کے مورچوں کو اُڑانیوالے ہیں +

برلن ۱۶ ستمبر۔ جرمنی کے پارلیمنٹ کے اگلے اجلاس میں مسودہ قانون بمخالفت فرقہ اشتراکیین پر مباحثہ ہوا۔ کونٹ شالبرگ صاحب نے جو پرنس بسمارک صاحب کی غیر حاضری میں سند حاکی کہ اصول فرقہ اشتراکیین کے انسداد کیواسطے اختیارات کافی عطا کئے جائیں۔ ممبران فرقہ اشتراکیین تنہا نیین نے انکی مخالفت کی +

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ امیر صاحب والی کابل کا ایک سفیر قسطنطنیہ میں پہونچا ہے +

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ اخبار سٹانڈرڈ لکھتا ہے کہ مسئلہ افغانستان کو اسطرح حل کرنا چاہئے کہ کوہ ہندوکش مع جنوبی افغانستان کے حکومت انگریزی کے براہ راست ماتحت ہو کر اِسطرح پر ہندوستان کی سرحد بنائی جائے +

اخبار ایڈورٹائزر کا خیال ہے مناسب ہے کہ گورنمنٹ انگلستان لارڈ لیٹن صاحب کی تدبیر ملکت کی پوری پوری تائید کرے +

ہندوستان کے پانچ ملین قرضہ میں سے تین ملین درج رجسٹر ہو کر سکہ کی تبدیلی کے واسطے حوالہ کر دئے گئے ہیں +

برلن ۱۷ ستمبر۔ جرمنی کے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون بمخالفت فرقہ اشتراکیین کمیٹی میں پیش کیا گیا ہے +

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ جرمنی کی یہہ تجویز ہے کہ جن سلطنتوں نے معاہدہ برلن پر دستخط کئے ہیں وہ بابعالی کو شرائط معاہدہ کی تعمیل کے واسطے آمادہ کریں متروک ہوگئی ہے۔ ہندوستان کے تین اشخاص نے فلورنس کی مشرقی کانگریس سے انعام پائے ہیں +

وینا۔ ۱۸ ستمبر۔ باوجودیکہ ہر طرف سے روکا جاتا ہے پھر بھی آسٹریا والے ہرسک و بوسنہ میں بڑھے چلے آتے ہیں۔ اہل آسٹریا نے گریڈ وکز پر قبضہ کر لیا باغیوں نے گرگینزا کو چھوڑ دیا اور تُزلہ کو چلے گئے۔ ۱۷ ستمبر کو اہل آسٹریا نے بعد سخت لڑائی کرنے کے نوبنرز کا پر قبضہ کر لیا +

رنگون ۲۰ ستمبر یہاں کے اخبارات اعتماد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ خبر وفات شاہ برہما بے بنیاد ہے۔ محکمہ سکریٹری میں اُن کے انتقال کی کوئی خبر نہیں آئی گرچہ یہہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ شاید منڈالی میں پولیٹکل وجوہات کے لحاظ سے اسکو پوشیدہ رکھا گیا ہو +

قسطنطنیہ۔ ۲۱ ستمبر۔ روسی سفیر نے ٹرکی کے سامنے ایک نیا عہدنامہ جسمیں وے شرائط جنکا فیصلہ عہدنامہ

سن اسٹیفنو وعہدنامہ برلن میں نہیں پایا جاتا اور جسمیں ہرجانہ جنگ بھی شامل ہو پیش کیا +

روسیوں نے سن اسٹیفنو کو چھوڑ دیا +

وینا - ۲۱ ستمبر - باسینا کے سرکش شہر تزلا و وارنک میں نہایت استحکام کے ساتھ مورچہ بندی کر رہے ہیں +

لنڈن - ۲۲ ستمبر - ایک سرکاری مراسلہ سے معلوم ہوا ہو کہ جزیرہ سپرس کی انگریزی افواج میں بھر بخار پھیل گیا - اور اب ۴۰۰ سپاہی بیمار پڑے ہیں +

ڈیلی نیوز خبر دیتا ہو کہ فرقہ نہلسٹ روس میں ترقی پاتا جاتا ہو +

اوڈیسہ میں تمام جیلخانہ کے قیدیوں کے چھوڑ دینے کی سازش ظاہر ہوئی - فرقہ کاسک کو امداد ملی ہو +

قسطنطنیہ - ۲۲ ستمبر - ہفتہ گذشتہ میں امیر کابل کا سفیر قسطنطنیہ میں پہونچا اور ٹرکی گورنمنٹ کو روس کے ساتھ موافقت کرنیکی ترغیب کی خواہش ظاہر کر رہا ہو - روس اور ٹرکی کے درمیان صلح کے اخیری عہد وپیمان کی بابت خط وکتابت ہو رہی ہو جسمیں ہرجانہ جنگ اور دونوں سلطنتوں میں تجارتی رشتہ مقرر کرنے کا ذکر ہو +

لنڈن - ۲۳ ستمبر - لارڈ کارناروَن نے بمقام ٹیوریسل ایک سپیچ میں بیان کیا کہ اگر انگلنڈ افغانستان میں روسیوں کی کارسازی اور رعب وداب پر بدگمانی کرتا ہو تو بہتر ہو کہ روس سے یورپ ہی میں جنگ کرے تاکہ ہم افغانستان میں جنگ کرنے سے بچیں - اخبار ڈیلی نیوز لارڈ موصوف کے رائے کے ساتھ اتفاق ظاہر کرتا ہو +

معلوم ہوتا ہو کہ اب موقع آگیا ہو کہ جو امیر کابل نے انگلنڈ کا ہتک تمام ہندوستان کے سامنے کیا ہو اُسکا عیوض فوجی طور سے لیا جاوے اگر ایسا نہ ہوا تو اُس کے ضررساں نتایج نکلینگے - یہہ معاملہ اُس کے ساتھ خط وکتابت کرنے کا نہیں ہو لیکن گورنمنٹ ہند کو اپنے طور پر جنگ کرنا چاہئے +

لودیانہ

اتوار کے روز ۱۲ بجے دن کے بعد بڑے زور سے بارش ہوئی جس سے موسم نے پلٹا کھایا ہو صبح کے وقت خنکی ہونے لگی +

ہفتہ گذشتہ سے بھی اب زیادہ بخار پھیل گیا ہو اور ہفتہ ہذا میں سو سے زیادہ جانیں تلف ہوئیں - عطاروں کو پولیس کی معرفت ہدایت کی گئی ہو کہ اِس موسم میں صاف اور عمدہ ادویات فروخت کریں +

جمعہ کے روز گورنمنٹ اسکول سے مبلغ مالعہ سرکاری جو منشی محمد حسن صاحب مدرس ریاضی کے تحویل میں تھے چوری ہوگئے - سنا ہو کہ چوکیدار اسکول کا گرفتار ہو کیونکہ منشی محمد حسن نے اپنی میز کے ایک خانہ میں وے روپیہ رکھے تھے تحقیقات درپیش ہو +

ہمارے ایک شہری کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ پس ہفتہ میں جناب امیرالدین صاحب عرف گڈے شاہ ممبر میونسپل کمیٹی نے ایک اپنے ہم قوم پر ایک روپیہ جرمانہ کروایا تفصیل جسکی یہہ ہو کہ ممبر صاحب موصوف نے ایک شخص کا چالان بدیں علت کیا کہ تمہاری گاڑی تمہارے دروازہ کے سامنے سڑک میں کیوں کھڑی رہی - مصنوعی مجرم نے اِس امر کے گواہ پیش کئے کہ وہ گاڑی میری نہ تھی اور نہ میری گاڑی ہو بلکہ جسکی گاڑی تھی اسکو بھی مجرم مذکور اپنے ہمراہ لیگیا اور مالک گاڑی نے اقرار کیا کہ گاڑی میری ہو مگر ایک روپیہ جرمانہ ہوگیا اور گاڑیکا مالک معاف چلا آیا - ہمکو یہہ معلوم نہیں کہ اُس شخص سے کیا بگاڑ ہوا ہو لیکن اتنا ضرور معلوم ہو کہ وہ بے جرم مجرم قرار دیا گیا +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تالاب کے پانی کے نکالنے کا حکم دیدیا ہو اور پانی پرانے طریقہ سے نکالا جاتا ہو +

اشتہار

ازچرچ مشن ملتان

ناظرین کو معلوم ہو کہ اِس مشن میں دو لایق وفایق معلمہ درکار ہیں - ایک مدرسوں کے لئے اور دوسری زنانوں کے واسطے درخواست معہ سند کارگذاری کے برگز صاحب کے پاس بھیجنی چاہئے +

اشتہار

اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہو کہ مسمی رحیم بخش عرصہ دس برس سے ہماری دوکان لونگی کا محرر تھا اور ہر ایک امورات دوکان سے وہ اِس عرصہ میں واقف ہوگیا تھا اب چونکہ ۱۹ ستمبر سنہ حال کو باعث بددیانتی و دھوکھہ دہی ونقصان رسانی اُس سے استعفا لیا گیا اور دوکان سے نکالا گیا سو اِس لئے عام وخاص کو آگاہ کیا جاتا ہو کہ اب اُسکا ہماری دوکان سے کچھہ بھی تعلق نہیں رہا اگر وہ ہمارے نام یا ہماری دوکان کے نام کوئی معاملہ کسی جگہہ لین دین کا کرے یا ہمارے نام سے کوئی تمسک وصول کرے تو وہ مجرانہ ہوگی + اِلرّاقم

منشی نظام الدین محمد بخش اہلِ لودیانہ